بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد حسین امیدوار ناظم حلقہ 12

تنظیم نسل نو ہزارہ مغل جہاں بہت سے شعبوں میں اجتماعی، سیاسی، فلاحی، قومی اور مذہبی خدمات انجام دے رہی ہیں، وہاں ادبیات کے میدان میں بھی کافی گران قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔اس کے زیر اہتمام بیک وقت تین ماہنامہ رسالے "پیغام تنظیم"، "دیدگاہ نسل نو" اور "چہل دختران تاریخ" کی صورت اجرا ہو رہے ہیں۔ان تینوں رسالوں میں قارئین کیلئے بہتر سے بہترین قسم کے علمی، نظریاتی، سیاسی، مذہبی، قومی، تاریخی اور ثقافتی مضامین کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پایے کے شعرا کی نظمیں غزلیں، افسانے فیچر اور بہت سی دوسری معلوماتی تحریریں پیش کئے جاتے ہیں۔اس سلسلے میں آئندہ ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے ہم نے یہ فیصلہ کرلیا کہ علاقے کے چیدہ چیدہ نمائندوں کے انٹرویوز، ان کے منشور اور نظریات کو بھی قارئین تک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔اس سلسلے میں ہم نے آپ کی ذات گرامی کو بھی اپنے لسٹ میں شامل کرلیا ہے۔ پیغام تنظیم آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے "پیغام تنظیم" کے نمائندوں کو وقت دیا۔

پیغام تنظیم: سوالات پوچھنے سے پہلے آپ سے گزارش ہے کہ قارئین کیلئے اپنا مکمل اور ایک مختصر سا تعارف کرائیں؟

محمد حسین: میرا نام محمد حسین ہے، حلقہ 12 میں ناظم کی حیثیت سے اُمیدوار ہوں اور سابقہ نائب ناظم بھی رہ چکا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کی تعلیم کیا ہے اور آپ کا مضمون کیا ہے؟

محمد حسین: میری تعلیم میٹرک ہے۔ مضمون کے بارے میں کچھ نہیں سمجھا۔

پیغام تنظیم: کیا آپ مطالعہ کرتے ہیں؟

محمد حسین: کبھی کبھار اخباروں کا مطالعہ کرتا ہوں۔کتابوں کا نہیں۔

پیغام تنظیم: آپ کس سیاسی یا نظریاتی مفکر کے خیالات سے متاثر ہیں؟

محمد حسین: کسی سیاسی مفکر سے متاثر نہیں کیونکہ آجکل سیاست کے نام سے منافقت چل رہا ہے۔لوگ اپنی ذاتی مفاد کے لئے اپنی سیاست کی دوکان چمکاتے ہیں۔ جیسے طاہر خان پہلے کہتے تھے کہ بلوچ یا پٹھان ہمارے دشمن ہیں لیکن اُس نے جا کر دشمن کے ساتھ ہاتھ ملایا ہیں ابھی اس سیاست کو کس طرح سیاست کہیں گے۔منافقت ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کا پسندیدہ رنگ کون سا ہے؟

محمد حسین: پسندیدہ رنگ آسمانی کلر۔

پیغام تنظیم: کونسا کھیل پسند کرتے ہیں اور کون آپ کا پسندیدہ کھلاڑی ہے؟

محمد حسین: کھیل فٹ بال، میرودونا۔

پیغام تنظیم: الیکشن سے پہلے آپ کا کوئی سیاسی بیک گراونڈ ہو تو ذرا تفصیل سے بتائیں۔

محمد حسین: میرا تعلق اس سے پہلے سیاست سے کبھی نہیں رہا۔لیکن ایک حد تک علاقے کے مفاد کی خاطر سیاست کرتا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کا پیشہ کیا ہے؟ ماضی میں کن پیشوں سے وابستہ رہے؟

محمد حسین: میں 1977ء میں رکشہ ڈرائیور تھا کیونکہ ہزارہ قوم میں یہی ذرائع آمدن اور شغل تھا۔اس وجہ سے میرا شوق رکشے کی طرف بڑھ گیا پھر 1982ء تک میں رکشہ چلایا پھر سوزوکی کی طرف آیا۔1986ء میں، میں نے پیک اپ لیا۔پھر میرا ٹرک تھا۔میں پاکستان کے 90 فیصد علاقوں میں گھوم چکا۔پاکستان میری مٹی بھی ہے میں پاکستان کے چپے چپے سے واقفیت رکھتا ہوں۔

پیغام تنظیم: کیا آپ شادی شدہ ہے۔ اگر ہاں تو کتنے بچے ہیں؟

محمد حسین: جی ہاں! میری شادی کو 15 سال ہو چکے ہیں اور چار بچوں کا باپ ہوں۔

پیغام تنظیم: کیا آپ کامیابی کی صورت میں اپنے گھر والوں کو ٹائم دے سکیں گے؟

محمد حسین: جتنا وقت ہو سکیں میں وقت دونگا۔پچھلی مرتبہ نائب ناظم کی حیثیت سے میرے پاس اختیارات نہ ہونے کی وجہ سے میں اپنے عوام کی خدمت نہ کرسکا۔اس لئے میری خواہش ہے کہ ناظم کی حیثیت سے میں اس مرتبہ اپنے عوام کی خدمت کروں۔

پیغامِ تنظیم: آپ اپنے بچوں کی پرورش کن خطوط پر کر رہے ہیں؟

محمد حسین: میری کوشش یہی ہے کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے تعلیم کے زیور سے آراستہ کروں۔ میری بیوی کی بھی یہی کوشش ہے کہ بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ صحیح ماحول اور صحیح تربیت مل سکیں۔

پیغامِ تنظیم: ہزارہ قوم کے اندر آپ کا پسندیدہ سیاستدان شخصیت کون اور کیوں ہے؟

محمد حسین: میرے خیال سے ہزارہ کے اندر کوئی خاص سیاستدان تو نہیں البتہ چند برس سے سردار نثار جو ایسے سیاستدان تھے۔ جنہوں نے عملی طور پر کام کر کے عوام کو دکھایا لیکن چند مفاد پرست دوستوں کی وجہ سے آج مصیبت کے دن جیل رہے ہیں۔ البتہ اگر میجر اور سیاست میں حصہ لیں تو آئندہ بہت کام کر سکتے ہیں۔

پیغامِ تنظیم: آپ کو کب اور کس بات پر غصہ آتا ہے اور اپنے غصے پر کیسے قابو پاتے ہیں؟

محمد حسین: میرے غصے کا کچھ نہیں پتہ۔ میری کوشش ہے کہ غصے کے وقت کوئی مجھ سے مار نہ کھائیں۔ کوئی رنجش نہ ہو بلکہ میں اپنے گھر کی چیزوں کو توڑ پھوڑ کر کے اپنا غصہ اتارتا ہوں۔

پیغامِ تنظیم: جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے لئے ہمیں کن اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے؟

محمد حسین: جمہوری اصولوں کو فروغ دینے کے لئے ہمیں سخت قسم کے مراحل کا سامنا کرنا ہوگا۔

پیغامِ تنظیم: آپ آزادیٔ تحریر و تقریر کے کس قدر حامی ہیں؟ کیا آزادیٔ تحریر و تقریر کے بغیر جمہوریت فروغ پا سکتی ہے؟

محمد حسین: جی نہیں!! اس کے بغیر فروغ نہیں مل سکتا۔

پیغامِ تنظیم: جمہوری سوچ اور فکر کو آپ اپنے علاقے میں کس طرح فروغ دینگے؟

محمد حسین: میں ظاہری طور پر اپنے حلقے میں اسے عام کرنے کی کوشش کرونگا۔

پیغامِ تنظیم: شکست یا جیت کی صورت میں اپنے حریف کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا رہے گا؟

محمد حسین: ہمارے حریف پٹھان اور بلوچ ہیں یہ دونوں قوم ہمارے بھائی ہیں ہم صدیوں سے اس کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ ہماری کوشش رہے گی کہ ہم برادرانہ زندگی گزاریں۔

پیغامِ تنظیم: آپ مشرف کی خارجہ پالیسی کو کس طرح سے دیکھتے ہیں اور پاک ہند دوستی کو کس طرح سے دیکھتے ہیں؟

محمد حسین: میں نے نہ آج تک اس چیز کے لئے تجزیہ کیا ہے نہ کرونگا۔

پیغامِ تنظیم: کیا آپ ''پیغامِ تنظیم''، ''چہل دختران تاریخ'' اور ''دیدگاہ نسل نو'' کا مطالعہ کرتے ہیں اگر ہاں تو کیسے لگا؟

محمد حسین: جی نہیں!

پیغامِ تنظیم: تنظیم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

محمد حسین: تنظیم پہلے بہت نمایاں کارکردگی کے ساتھ مصروفِ عمل تھے لیکن آجکل ان کا کوئی خاص کارکردگی نہیں رہی۔ میری گزارش ہے کہ تنظیم سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

پیغامِ تنظیم: قومی تعمیر کے سلسلے میں تنظیم کا کیا کردار رہا؟ آپ کوئی تجاویز دیں؟

محمد حسین: تنظیم کو اپنا کام آگے بڑھانا چاہیے۔ اپنے بچوں کو وہاں اس یقین کے ساتھ بھیجتے ہیں کہ دوسرے سکولوں کی نسبت اُن کی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی نہیں رہے گی۔

پیغامِ تنظیم: آپ سیاست کیونکر کر رہے ہیں۔ ہر سیاستدان کا یہ کہنا ہے کہ وہ قوم کا خادم ہے۔ آپ اُن سے کس طرح مختلف ہیں؟

محمد حسین: اس طرح سے مختلف ہوں کہ باقی سیاستدان قوم کے ٹھیکیدار بنتے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ سیاست کے نام پر منافقت ہو رہی ہے۔

پیغامِ تنظیم: گزشتہ دور میں کیا آپ نے نائب ناظم کی حیثیت سے مقابلہ کیا اس وقت آپ نے اپنی جائیداد کے گوشوارے پیش کئے تھے؟ اور کیا اب کی بار آپ عوام کو اس قسم کی معلومات فراہم کریں گے؟

محمد حسین: میرے پاس جائیداد ہی نہیں۔ تو کیسے پیش کریں۔

پیغامِ تنظیم: شنید میں آیا کہ جائیداد کے معاملے پر آپ اور آپ کے والد محترم کے درمیان جھگڑا چل رہا ہے، کیا کہتے ہیں؟

محمد حسین: پہلے ہوا تھا۔ اب کوئی جھگڑا نہیں میرے والد بوڑھا آدمی ہے۔ بوڑھا آدمی بچے کی مانند ہوتا ہے۔ کچھ منافق اور سازشی لوگوں نے باپ بیٹے کو لڑانے کی کوشش کی۔ جس

میں وہ بُری طرح سے ناکام ہوئیں۔

پیغام تنظیم: آپ کے عوام نے اس سے پہلے آپ کو نائب ناظم کی حیثیت سے منتخب کیا۔ آپ نے ان کے لئے کیا کام کیا۔ جو اب کی بار آپ ناظم بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں؟

محمد حسین: ہمارے سڑکوں کی حالت خستہ تھی، نالیاں کچی اور خراب حالت میں تھی اسٹریت لائٹ کی ضرورت تھی ان ضرورتوں کو اپنے حلقے میں پورا کیا۔ اس لئے سرخرو ہو کر دوبارہ ناظم کی حیثیت سے مقابلہ کر رہا ہوں۔ اب میرا منشور یہ ہے کہ دہشت گردی کی روک تھام کی جائیں۔ کیونکہ ہمارا حلقہ 12 خاص طور پر ایسا سمجھے جیسے سرحد کی مانند جب بھی دہشت گرد وار کرے گا یہی سے کرے گا۔

پیغام تنظیم: آپ کے حلقے میں عوام کی اکثریت غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں ان کی حالت بہتر بنانے کے لئے آپ کے پاس کونسا پروگرام ہیں؟

محمد حسین: ہماری مائیں، بہنیں گھر میں بیکار پڑی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں انڈسٹری لگاؤں سلائی کٹائی کی۔ ہمارے نوجوان جو بے روزگار ہیں ان کے لئے فلاحی ادارہ قائم کرو اور سپورٹس کی طرف توجہ دینا بھی میرے منشور میں شامل ہیں۔

پیغام تنظیم: جیسا کہ نظام بالکل نیا نظام ہیں آپ بھی نئے کھلاڑی کی طرح اس نظام میں آئے ہیں تو اس نظام میں کیا خوبیاں اور کیا خامیاں پائی ہیں؟

محمد حسین: پہلے تو کمزوری تھی لیکن اب نہیں ہوگا پہلے مرحلے میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ نائب ناظم اور ناظم کے پاس اسقدر اختیارات ہونگے کہ وہ اپنے عوام کو تحفظ فراہم کرسکیں لیکن بعد میں پتہ چلا کہ ناظم کو خود تحفظ فراہم نہیں۔

پیغام تنظیم: یہ کہا جا رہا ہے کہ نائب ناظم زرغون ٹاؤن کی اپنی کوئی پالیسی نہیں تھی وہ پشتونخواہ کے ناظم قہار روودان کی پالیسیوں پر عمل کرتے تھے۔ بطور سیاستدان آپ کا کیا کہنا ہے؟

محمد حسین: یہ بالکل درست ہے میں خود زرغون ٹاؤن کا ممبر تھا میں نے خالق ہزارہ کو آگے لانے کے لئے دن رات محنت کی۔ ہم نے ہزارہ قوم کی بہتری اور مفاد کے لئے خالق ہزارہ کی حیثیت سے ٹاؤن نائب ناظم بنا دیا یہ بات درست ہے کہ انہوں نے پشتونخواہ کے ساتھ مل کر ہمیں نظر انداز کیا۔ لوٹ مار میں پڑے رہیں۔ لاکھوں کروڑوں روپے انہوں نے لوٹ مار کئے میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ نیب بھی ان کے ساتھ ہے۔ یہ بات درست ہے پہلی دفعہ قہار روودان کی کامیابی کے پیچھے ہمارا ہاتھ تھا۔ دوسری بار بھی ہم نے ہی شکست دی۔ کیونکہ دو تین مرتبہ ہمیں سبز باغ دکھائیں اور عملی کام نہیں کیا۔

پیغام تنظیم: عوام کو ایک شکایت یہ بھی ہے کہ سابقہ نمائندے اچھے معیاروں پر منتخب نہیں ہوئے۔ اس لئے عوام کی توقعات پر پورا نہیں اترے؟

محمد حسین: یہی تو رونا ہے کہ عوام ایک نمائندے کو ووٹ دے کر پہلی مرتبہ منتخب تو کر لیتے ہیں جب اس نمائندے کو تجربہ ہو جاتا ہیں پھر دوسری مرتبہ عوام اسے رجیکٹ کرتے ہیں۔ ایسا عوام کو نہیں کرنا چاہیے۔

پیغام تنظیم: کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ اس نظام کی خامیوں کو جان چکے ہیں اور خورد برد کے لئے راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

محمد حسین: اس میں خورد برد کے لئے راستے نہیں لیکن خورد برد کرنے والا چاہے تو کوئی بھی راستہ نکال سکتا ہے۔

پیغام تنظیم: سننے میں آیا ہے کہ ہمارے ناظمین نائب ناظمین میں شخصی قسم کے اور ذاتی نوعیت کے اختلافات تا آخر موجود رہیں۔ آپ کی کیا رائے ہیں؟

محمد حسین: یہ بات درست ہے۔ پہلی مرتبہ جب پینل بناتے ہیں تو قرآن قسم کھاتے ہیں کہ یہ کریں گے وہ کریں گے۔ لیکن بعد میں جب میدان میں اترتے ہیں تو آپس میں دست بہ گریباں ہو جاتے ہیں تو ایسے نمائندے عوام کی توقعات پر کیسے پورا اتر سکیں گے۔

پیغام تنظیم: خالق ہزارہ بطور نائب ناظم ٹاؤن کس طرح ناظمین کے فنڈ زروک دیئے؟

محمد حسین: میرے خلاف تو کام نہیں کرسکا لیکن دوسری مرتبہ جب ہماری طرف سے انہیں ووٹ نہیں ملا۔ تو انہوں نے ناظمین کے خلاف کام کرنا شروع کیا۔ کیونکہ وہ دولت کے نشے میں لت ہو چکے تھے۔

پیغام تنظیم: سننے میں آیا ہے کہ ناظمین اور نائب ناظمین کمپین کے دوران ایک دوسرے کے خلاف ذاتیات پر اترتے ہیں، آپ اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

محمد حسین: یہ ہر ایک کی نیت پر منحصر ہے۔ پہلے تو یہ لوگ قرآن قسم کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جیتنے کی صورت میں بھول جاتے ہیں۔

پیغام تنظیم: ہمارے نوجوانوں میں انتشار آخری سرحدوں کو پہنچ چکی ہے۔ آپ اسے حل کرنے کی کس طرح تجویز دینگے۔؟

محمد حسین: میں کسی کے خلاف یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ اس کی ذات یا اس کا خاندان نچ ہے۔ ہمارے قوم کی فطرت ہے کہ وہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ اس سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا پہلے کہ ہماری اپنی حیثیت کیا ہے۔

پیغام تنظیم: کامیابی کی صورت میں سکولوں میں تعلیم کی گرتی ہوئی معیار کو بہتر بنانے کے لئے آپ کے پاس کیا پروگرام ہیں؟

محمد حسین: جی ہاں! اس سے پہلے ہماری کمیٹی تھی جو سکولوں کا دورہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مسلم آباد سکول کے پرنسپل نے فنکشن رکھا تھا ہماری خدمات کو انہوں نے سامنے رکھا یہ صرف اپنے علاقے بلکہ پشتون آباد، شالدرہ جہاں سننے میں آیا تھا کہ چٹائی تک بیٹھنے کے لئے میسر نہیں تو ہماری امداد ان علاقوں تک بھی پہنچا ہے۔

پیغام تنظیم: بحیثیت نمائندہ قوم کے بے جا نمود و نمائش کو ختم کرنے کے لئے کیا تجاویز دینگے؟

محمد حسین: اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں لیکن ایک بندہ اگر اپنے آمدن کے مطابق خرچ کریں اس طرح ہمارے اقتصادی حالات بہتر ہو رہے ہیں کیونکہ ہمارے نوجوان بیرون ملک سے زرمبادلہ کما کر بھیجتے ہیں اس طرح ہم لوگوں کو نہیں روک سکتے کہ فضول خرچی نہ کرو۔

پیغام تنظیم: کیا ہماری قوم میں تمام تر پارٹیوں پر مشتمل ایک اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔

محمد حسین: جی نہیں!

پیغام تنظیم: گزشتہ برسوں میں ہماری قوم کو ناقابل جبران نقصانات اور سانحات سے دوچار ہونا پڑا۔ بحیثیت نائب ناظم اس وقت آپ کا کیا رول رہا؟

محمد حسین: میرا کوئی کردار نہیں رہا۔ اس لئے کہ بحیثیت نائب ناظم ہمارے پاس اتنے اختیارات حاصل نہیں کہ ہم کوئی اقدام کر سکتے۔

پیغام تنظیم: آپ کرنل یونس اور میجر نادر کے اختلافات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

محمد حسین: میرا ذاتی طور پر کوئی دلچسپی نہیں۔ کہ ان کے درمیان کیا چل رہا ہے اور کیوں صرف خواہش میری یہی ہے کہ دونوں ہمارے بڑے لیڈر ہیں خدا دونوں کو راہ راست دکھائیں اور صبر و تحمل عطا کریں۔

پیغام تنظیم: جب کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے اندر خالق ہزارہ کی طرف سے ''ہمیں کالج نہیں ٹب چاہیے'' کا نعرہ لگا تو بحیثیت سیاستدان کے آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ کیا واقعی ہماری قوم کو ''ٹب چاہیے''؟

محمد حسین: اُس وقت میں بذات خود ہاؤس attend کرتا تھا تو ہاؤس میں 40 افراد پر مشتمل گروپ آتے تھے کہ ہمیں ٹب کو ہٹانا ہیں۔ دوسرے روز 40 افراد پر مشتمل افراد آتے کہ ٹب کو نہیں ہٹانا لوگ چاند پر پہنچ گئے ہیں ہم ابھی تک کالج اور ٹب کے درمیان فرق نہیں کر پا رہے ہیں۔ یہی ہماری قوم کی سب سے بڑی کم نصیبی ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ خارنارکی زمین پر ناجائز قبضے کے لئے سرتوڑ کوشش کی اور بالآخر عوام نے آپ کو وہاں سے بھگایا؟

محمد حسین: یہ بات درست ہے کہ میں نے کوششیں کیں۔ مجھے لوگوں نے باہر نہیں کیا بلکہ سید طالب اور خالق دونوں نے مل کر ایک پلیٹ فارم سے میرے خلاف کام کیا۔ لیکن بعد میں دونوں پھر ایک دوسرے کے خلاف دکھائی دیتا ہے۔ اپنے ان کی سیاست میری سمجھ سے بالاتر ہیں ان کی سیاست منافقت کی سیاست ہے۔

پیغام تنظیم: ایک سیاستدان میں کونسی خوبیاں ہونی چاہیے؟

محمد حسین: ایک سیاستدان میں یہ کوالٹی ہونی چاہیے کہ اسے ایک ایک لمحے کا فکر ہوں۔ حلقے میں موجود ایک ایک گھر کا اسے پتہ ہوں۔ کون بھوکا ہے اور کون پیاسا ہیں گھرانے میں کونسی مشکلات درپیش ہیں۔

پیغام تنظیم: عوام کا کہنا ہے کہ آپ بھی قوم فروشی یا مسافروں کو خریدنا اور بیچنا آپ کا پیشہ رہا ہے اب بھی آپ جیب بھرنے کی سوچ رہے ہیں؟

محمد حسین: آپ کی بات درست ہے۔ آپ اسے جو بھی سمجھے یہ روزی کمانے کا ایک سلسلہ تھا۔ ان مہاجرین سے ہزاروں، لاکھوں لوگوں نے استفادہ کیا۔ لیکن بدنام ہم ہیں۔

پیغام تنظیم: کیا آپ درپردہ کام کرنے والے ان لوگوں کے نام واضح کرینگے؟

محمد حسین: ان میں پہلے حاجی، کربلائی، طائفوں کے سرچندہ بڑے بڑے سفید پوش چوری چھپے یہی کام کرتے تھے۔ ہم سرعام یہی کام کرتے تھے۔

پیغام تنظیم: آپ اپنے پینل کو کن بنیادوں پر حریف پینلوں کے مقابلے میں بہتر کہے گے؟

محمد حسین: میں اپنے پینل کو دوسرے پینل سے اس لحاظ سے بہتر سمجھتا ہوں، کہ ہمارا پینل ایک عوامی پینل ہے۔ ہمارا علاقہ باقی علاقوں سے زیادہ غریب ہے۔ ہمارا پینل ایک جوان فکر اور باشعور افراد پر مشتمل ہے۔

پیغام تنظیم: آپ ہمیں اپنے منشور کے چار یا پانچ اہم نکات بتائیں؟

محمد حسین: سب سے پہلے میرے منشور میں دہشت گردی کی روک تھام، تعلیم کو فروغ دینا، سپورٹس کو فروغ دینا۔ ہمارے درمیان ایسی غریب مائیں، بہنیں جو گھر میں فالتو بیٹھی ہوئی ہے۔ انہیں بھی پابند کروانا کہ کام کے مواقع بھی فراہم ہو سکیں۔ ذرائع آمدن کا ذریعہ بھی نہیں۔

پیغام تنظیم: ہماری کمیونٹی میں طالفگی کا بھی اچھا خاصا عمل دخل ہے آپ اپنی سیاست میں اسے کونسا مقام دیتے ہیں؟

محمد حسین: میں طائفگی سیاست کو کوئی مقام نہیں دیتا۔ ہمارا حلقہ 12 حلقہ 10 یہ حلقہ طائفہ پرستی سے ہٹ کر ہیں۔

پیغام تنظیم: علاقے سے منشیات کی فروغ کی روک تھام اور سدباب کے لئے آپ کے پاس کیا تجاویز ہیں؟

محمد حسین: میں نے بحیثیت نائب ناظم کے بلوچ بھائیوں اور پٹھان بھائیوں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف قربانیاں دی ہیں۔ اس وقت مرے حلقے سے میرے مقابلے میں دوسرا پینل بھی نہیں تھا۔ اب تو دو پینل میرے خلاف کام کر رہے ہیں۔ ایک H.D.P ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی جسے ہزارہ لوگ ڈیمک پارٹی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دوسرا پیپلز پارٹی یہ دو پارٹیوں نے ہمارے علاقے کو کافی پریشان کر کے رکھ دیا ہیں۔ کافی حد تک ہم پریشانی سے دوچار ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان پارٹیوں کو غرق کریں۔ یہ پارٹیاں سارے پاکستان کی بربادی ہے۔ میں خود پارٹیوں کے خلاف ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر میرے ساتھ پاکستان کی حکومت ہو تو میں چاہتا ہوں مارشل لاء۔ ہم ڈنڈے کے مسلمان ہیں لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ ہم وہی لوگ ہیں۔ میں فوجی حکومت کی بالکل حمایت کرتا ہوں۔ بلکہ مشرف سے میں ضیاءالحق کو ترجیح دیتا ہوں کہ اُس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ مشرف صاحب منتخب فوجی ہے اگر میرے ہاتھ میں حکومت دیں تو خدا قسم دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ ایک مہینے کے اندر اندر میں سب کو انسان بن کر رکھ دونگا۔

پیغام تنظیم: آپ کے نائب ناظم کا نام کیا ہے اور اس کا انتخابات کس معیار پر کیا ہیں؟

محمد حسین: میرے نائب ناظم بشارت ہے۔ مشہور و معروف شخصیت ہزارہ برادری میں اس کا نام ہے۔ یہ ایک روشن فکر نوجوان ہے۔ تعلیم یافتہ ہیں۔ اس کا شعور بھی میرے سے زیادہ ہیں۔ حوصلہ مند بھی ہیں۔ نوجوانوں میں اُس کا خاص مقام ہے۔

پیغام تنظیم: کیا آپ نے بشارت کا انتخاب اس معیار پر تو نہیں کیا کہ اُس سے بہتر نوجوان آپ کو نظر نہیں آیا؟

محمد حسین: اعلیٰ معیار کے نوجوان تو بہت ہیں۔ لیکن کسی کی تعلیم کم ہے تو کوئی اپنی نوکری کی بھاگ دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی میں نے بہت سے باشعور نوجوانوں کو آفر کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ ذمہ داری کا کام ہیں۔ لہٰذا آپ خود اس کام کے لئے بہتر ہیں۔

پیغام تنظیم: کونسلروں کے نام بتائیے؟

محمد حسین: میرے پینل میں چونکہ بلوچ برادری اور پٹھان برادری بھی تھے۔ سال کے 12 مہینے وہ لوگ اپنے گاؤں چلے جاتے تھے۔ ہمارے حلقے کے لئے چار لاکھ روپے کی رقم بھی اُن کی نااہلی کی وجہ سے ریلیز نہ ہو سکی۔ سید زاہد حسین۔ ایک پنجابی سلطان علی جو پکوڑے بیچتا ہے۔ پہلے طوغی روڑ پر کڑاہی بیچتا تھا۔ تیسرا اقتدار ی اشتیاق میں نے اپنے پینل میں ہر قوم کو نمائندگی دی ہے۔ چوتھا بلتستانی اسحاق شوکت علی محمد علی مدد و محمد علی کے بارے میں بھی لوگ میری طرح کی رائے رکھتے ہیں۔ لیکن ہماری خدمات کو قوم کے لئے بھول جاتے ہیں۔ چھوٹی موٹی غلطیاں تو انسان سے سرزد ہو جاتی ہے۔ پہلے تو مجھ سے غلطی نہیں ہوئی۔ اگر ہوا بھی ہو تو لوگ ایشو بنا رہے ہیں۔

پیغام تنظیم: ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو صرف آپ کے نیک ارادوں میں کامیاب کرے، کامیابی کی صورت میں سب سے زیادہ توجہ کس شعبے پر دیں گے؟

محمد حسین: تعلیم کے شعبے پر سرکاری سکول اور نیم سرکاری سکولوں پر توجہ دونگا۔ اور سپورٹس کے حوالے سے بھرپور توجہ دونگا۔

پیغام تنظیم: قارئین اور عوام کیلئے کوئی خاص پیغام۔

محمد حسین: وہ سیاستدانوں کے دھوکے میں نہ آئے۔ بلکہ ایسے شخص کو لائیں جس میں تعصب اور تکبر نہ ہو۔ دن رات عوام کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ ایسے حاجی، کربلائی کو چھوڑ دیں۔ اور اُن کے دروازے پر دستک دینے پر آپ کو ڈانٹ پڑیں۔ آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ کہ آپ لوگوں نے میرا انٹرویو کیا الیکشن کے بعد بھی آپ لوگ ضرور ہم لوگوں کا احتساب ضرور کریں۔ میری گذارش ہے کہ یہ انٹرویو کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ بہت اچھا قدم ہے اس سے عوام میں آگہی ہو جاتی ہے۔

پیغام تنظیم جناب محمد حسین صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے، کہ انہوں نے اپنے خیالات ہمارے قارئین کے ساتھ شیئر کئے۔ اگر آپ بھی اپنے طور پر عوامی نمائندوں سے یا پیغام تنظیم سے کسی قسم کے سوالات پوچھنا چاہتے ہو، تو براہ راست ہمیں لکھ کر بھیجیں، ہم آپ کے سوال کا جواب ضرور شائع کریں گے۔ (ادارہ)

...............☆☆☆☆☆ ....